تاجکستان: ریاستی خاکہ

تاجکستان نے ستمبر ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین سے آزادی حاصل کی۔ آزادی کے بعد سے اب تک ملک تین بار حکومتوں کی تبدیلی کے تجربے سے گزر چکا ہے۔ موجودہ صدر امام علی رحمانوف اگرچہ ۱۹۹۲ء سے اقتدار میں ہیں، تاہم انہیں نومبر ۱۹۹۴ء میں صدر منتخب کیا گیا تھا۔ تاجکستان حصولِ آزادی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خانہ جنگی کی لپیٹ میں آگیا۔ یہ خانہ جنگی کلیاب، خجند اور حصار سے تعلق رکھنے والی کمیونسٹ حکومت اور گارم، گورنو بدخشاں اور کرگان تیوبے سے تعلق رکھنے والی اسلام پسند اور جمہوریت نواز پارٹیوں کے درمیان لڑی جاتی رہی ہے۔ گزشتہ سال دسمبر میں ایک امن معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ معاہدہ خانہ جنگی کے خاتمہ کا سبب بن سکے گا۔ اس سے قبل حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اقوام متحدہ کی مصالحانہ کوششوں کے ذریعے امن مذاکرات کے کئی ادوار منعقد ہوئے۔ ستمبر ۱۹۹۴ء میں پہلی دفعہ فریقین جنگ بندی معاہدہ پر راضی ہو گئے تھے۔ مگر یہ جنگ بندی زیادہ عرصہ تک برقرار نہ رہ سکی تھی۔ اس کے بعد امن مذاکرات کے متعدّد ادوار منعقد ہوئے۔ بالآخر دسمبر ۱۹۹۶ء میں ماسکو میں فریقین کے درمیان ایک جامع امن معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس کی مؤثر تنفیذ کے لیے مذاکرات کا عمل تاحال جاری ہے۔ تاہنوز روسی افواج پر مشتمل امن دستے پورے ملک میں تعینات ہیں۔

جغرافیہ

محلِ وقوع: وسطی ایشیا، ازبکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ **حوالہ جاتِ نقشہ:** ایشیا، آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ، معیاری وقت کے عالمی خطّے

رقبہ

کل رقبہ: ۱۰۰، ۱۴۳ مربع کلومیٹر۔ **زمینی رقبہ:** ۷۰۰، ۱۴۲ مربع کلومیٹر۔ **زمینی سرحدیں:** تاجکستان کی ۳۶۵۱ کلومیٹر لمبی سرحدیں ہیں۔ ۱۲۰۶ کلومیٹر لمبی سرحد افغانستان کے ساتھ، ۴۱۴ کلومیٹر لمبی سرحد چین کے ساتھ، ۸۷۰ کلومیٹر لمبی سرحد کرغیزستان کے ساتھ اور ۱،۱۶۱ کلومیٹر لمبی سرحد ازبکستان کے ساتھ ملتی ہے۔ **سواحل:** تاجکستان خشکی میں گھرا ہوا ہے۔ اس لیے اس کے سواحل نہیں ہیں۔ **بحری حقوق سے متعلق دعوے:** کوئی نہیں۔ خشکی میں گھرا ہونے کے باعث تاجکستان کو ساحلِ سمندر تک

براہ راست رسائی حاصل نہیں ہے۔ **بین الاقوامی تنازعات:** چین کے ساتھ سرحد متنازعہ ہے۔ اسفارا وادی میں شمالی سرحد پر کرغیزستان کے ساتھ تنازعہ چل رہا ہے۔ ماضی میں افغانستان کے شمال میں واقع کیمپوں سے اپوزیشن کے دستوں کی حکومت کے خلاف کارروائیاں افغان حکومت کے ساتھ بہتر تعلقات کی راہ میں رکاوٹ بنی رہی ہیں۔ **موسم:** mid latitiude continental، موسم گرما گرم اور سرما معتدل رہتا ہے۔ پامیر کے پہاڑوں میں موسم نیم خشک اور قطبی نوعیت کا ہے۔ **خطہ:** پامیر اور ایلے کے پہاڑی سلسلے ملک کے اکثر حصّوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ملک کے شمال میں فرغانہ وادی واقع ہے جبکہ جنوب مشرق میں کفرنیہان اور وخش کی وادیاں واقع ہیں۔ **قدرتی وسائل:** پن بجلی کی وافر پیداواری صلاحیت، پٹرولیم، یورینیم، پارہ، سرمئی کوئلہ، سیسہ، جست، اینٹی مونی اور ٹنگسٹن تاجکستان کے اہم قدرتی وسائل ہیں۔ **ارضی تقسیم: قابل کاشت زمین:** ۶ فیصد۔ **مستقل فصلیں:** کپاس، اناج، پھل، انگور، سبزیات وغیرہ۔ **چراگاہیں:** ۲۳ فیصد۔ **جنگلات پر مشتمل رقبہ:** صفر فیصد۔ **دیگر:** ۷۱ فیصد۔ **سیراب کی جانے والی زمین:** ۶,۹۴۰ مربع کلومیٹر (۱۹۹۰ء)

ماحول

موجودہ مسائل: حفظانِ صحت کی نامناسب سہولیات، سیم و تھور کی سطح میں اضافہ، صنعتی آلودگی، جراثیم کش (ادویات) کا زیادہ استعمال۔ تاجکستان سکڑتے ہوئے بحیرہ آرال سے سیراب ہونے والے علاقے کا حصّہ ہے۔ بحیرہ آرال آبپاشی کے لیے زائد پانی کے استعمال اور آلودگی کی وجہ سے مسائل سے دوچار ہے۔

فطرت کی بقا کو درپیش خطرات: کوئی نہیں۔ **تحفظ ماحول سے متعلق بین الاقوامی معاہدات:** کوئی نہیں۔

باشندے

آبادی: ۶,۱۵۵,۴۷۴ (جولائی ۱۹۹۵ء اندازاً)۔ **شرح اضافہ:** ۲٫۶ فیصد (۱۹۹۵ء اندازاً)۔ **شرح پیدائش:** ۳۴٫۰۶ بچے فی ہزار (۱۹۹۵ء اندازاً)۔ **شرح اموات:** ۶٫۵۸ فی ہزار افراد (۱۹۹۵ء اندازاً)۔ **مجموعی شرح ہجرت:** ۴۴ء۱ فی ہزار افراد (۱۹۹۵ء اندازاً)۔

بچوں کی شرح اموات: ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں سے ۶۰٫۴ بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۹۵ء اندازاً)

اوسط عمر

مجموعی: ۶۹٫۳ سال۔ **مرد:** ۶۶٫۱۱ سال۔ **خواتین:** ۷۲٫۱ سال (۱۹۹۵ء اندازاً)۔ **مجموعی شرح صلاحیت توالد:** ۴٫۵۵ بچے فی خاتون (۱۹۹۵ء اندازاً)۔

قومیّت

اسم: تاجک۔ **اسمِ صفت:** تاجک۔ **نسلی تقسیم:** تاجک: ۶۴٫۹ فیصد، ازبک: ۲۵ فیصد، روسی: ۳٫۵ فیصد (روسیوں کا تناسب ہجرت کی وجہ سے گر رہا ہے)، دیگر: ۶٫۶ فیصد۔ **مذاہب:** سنی مسلمان: ۸۰ فیصد، شیعہ مسلمان: ۵ فیصد۔ **زبانیں:** سرکاری زبان تاجک ہے۔ جبکہ روسی بھی تجارتی اور دفتری امور میں وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے۔ **خواندگی:** ۱۵ سال اور اس سے زائد عمر کے افراد لکھ اور پڑھ سکتے ہیں (۱۹۸۹ء)۔ **مجموعی شرح خواندگی:** ۹۸ فیصد۔ **مرد:** ۹۹ فیصد۔ **خواتین:** ۹۷ فیصد۔ **افرادی قوّت:** ۱٫۹۵ ملین افراد۔ **مجموعی افرادی قوّت** کا ۴۳ فیصد حصّہ زراعت اور جنگلات سے وابستہ ہے جبکہ ۲۴ فیصد حصّہ سرکاری اداروں سے وابستہ ہے۔ ۱۴ فیصد حصّہ صنعت سے وابستہ ہے۔ ۱۱ فیصد حصّہ تجارت اور مواصلات کے شعبے میں کام کرتا ہے۔ ۸ فیصد حصّہ تعمیرات سے منسلک ہے۔

حکومت

نام:

پورا روایتی نام: جمہوریہ تاجکستان۔ **مختصر روایتی نام:** تاجکستان۔

مقامی پورا نام: جمہوریہ تاجکستان۔ **مقامی مختصر نام:** کوئی نہیں۔ **سابقہ نام:** تاجک سوویت سوشلسٹ ری پبلک۔ **طرزِ حکومت:** جمہوریہ۔ **دارالحکومت:** دوشنبے۔

تنظیمی تقسیم

دو اوبلاسٹ (ولایتیں، مفرد ولایت) اور ایک خود مختار اوبلاسٹ ہیں۔ ولایت ختلون (قرغون تپا - سابقہ کرگان تیوبے)، ولایت لینن آباد (خوجند - سابقہ لینن آباد) اور خود مختار ولایتِ بدخشان (خوروج)۔

نوٹ: انتظامی مراکز کے نام قوسین میں دیے گئے ہیں۔

آزادی: تاجکستان نے ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء کو (سوویت یونین سے) آزادی حاصل کی۔ **قومی تعطیل:** نو ستمبر تاجکستان کا قومی دن ہے۔ **دستور:** نیا دستور چھ نومبر ۱۹۹۴ء کو منظور کیا گیا۔

قانونی نظام: شہری قانون کے نظام پر مبنی ہے۔ مجلس قانون ساز کے منظور شدہ قوانین کی عدالتی نظرثانی نہیں ہو سکتی۔ **حق رائے دہی کے لیے عمر:** ۱۸ سال (سب کے لیے)

انتظامیہ

سربراہ مملکت: ریاست کے سربراہ اور اسمبلی کے چیئرمین امام علی رحمانوف (چھ نومبر ۱۹۹۴ء سے) ہیں۔ گزشتہ انتخابات چھ نومبر ۱۹۹۴ء کو ہوئے تھے۔ (آئندہ ۱۹۹۸ء میں ہونے ہیں)

نتائج: امام علی رحمانوف نے ۵۸ فیصد ووٹ حاصل کیے۔ ان کے قریب ترین حریف عبد الملک عبداللہ جانوف رہے۔ اُنھوں نے ۴۰ فیصد ووٹ حاصل کیے۔ **کابینہ:** وزراء کی کونسل۔ **سربراہِ حکومت:** وزیر اعظم جمشید کریموف (دو دسمبر ۱۹۹۴ء سے) ہیں۔ **مقننہ:** دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ **سپریم سوویت:** گزشتہ انتخابات ۲۶ فروری ۱۹۹۴ء کو ہوئے تھے۔ (آئندہ کب ہوں گے؟ معلومات دستیاب نہیں ہیں)۔ **انتخابات میں حصّہ لینے والی جماعتوں کے ووٹوں کا تناسب:** معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ **مجموعی نشستیں:** ۱۸۱۔ **کمیونسٹ پارٹی اور اتحادی:** ۱۰۰۔ **پاپولر پارٹی:** ۱۰۔ **پارٹی برائے سیاسی و اقتصادی ترقی:** ۱۔ **پارٹی آف پاپولر یونٹی:** ۶۔ **دیگر:** ۶۴۔ **عدلیہ:** پراسیکیوٹر جنرل۔ **سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما:** کمیونسٹ پارٹی (پیپلز پارٹی آف تاجکستان پی پی ٹی) عبد الملک عبداللہ جانوف، پارٹی برائے اقتصادی آزادی (PEF) عبد الملک عبداللہ جانوف، تاجک سوشلسٹ پارٹی (TSP) شادی شب دولوف، تاجک ڈیموکریٹک پارٹی (TDP) عبد النبی ستار زادہ چیئرمین (**نوٹ:** چھ ماہ کے لیے پارٹی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی تھی)، حزب نہضت اسلامی (IRP) سیّد عبداللہ نوری چیئرمین، پیدائش نو (رستاخیز پارٹی) طاہر عبد زبیروف، لعل بدخشان سوسائٹی - اتوبیک امیر بیک، پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (PDP)، عبدالجلیل حمیدوف چیئرمین، تاجکستان پارٹی برائے اقتصادی و سیاسی تجدید نو (TPEPR)، مختار بوبویف، کمیونسٹ پارٹی، پارٹی برائے قومی اتحاد اور پیپلز پارٹی۔ (نوٹ) آخری تین پارٹیوں کے علاوہ تمام دیگر پارٹیوں پر جون ۱۹۹۳ء میں پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ **دیگر سیاسی و پریشر گروپ:** تاجکستان اپوزیشن موومنٹ (ماضی میں شمالی افغانستان کو اپنا مستقر بنایا ہوا تھا۔) بین الاقوامی تنظیموں کی رکنیت: تاجکستان "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" [CIS]، اقتصادی تنظیم" [ECO] اور اسلامی تنظیم [OIC] کے علاوہ دیگر متعدّد تنظیموں کا رکن ملک ہے۔

معیشت

تاجکستان سابق سوویت ریاستوں میں کم ترین فی کس آمدنی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ ملک کی آبادی میں اضافہ کی شرح "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کی دیگر تمام ریاستوں سے زیادہ ہے۔ تاجکستان کا معیار زندگی ناقص ہے۔ ملکی معیشت کا دار و مدار زراعت پر ہے۔ کپاس تاجکستان کی اہم فصل ہے۔ معدنی ذخائر اگرچہ موجود ہیں مگر محدود مقدار میں ہیں۔ ان ذخائر میں چاندی، سونا، یورینیم اور ٹنگسٹن شامل ہیں۔ ملک کا صنعتی شعبہ ایلومینیم کے ایک بڑے پلانٹ، پن بجلی کی سہولیات اور ان چند ناکارہ فیکٹریوں تک محدود ہے جو ہلکی صنعت اور فوڈ پراسیسنگ سے متعلق ہیں۔ خانہ جنگی، بیرونی امداد کے خاتمہ اور ملکی مصنوعات کی بیرونِ ملک کھپت نہ ہونے کے باعث تاجکستان کی معیشت بڑی حد تک کمزور ہوئی ہے۔ ملک بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے روس، ازبکستان اور بین الاقوامی امداد پر انحصار کے

شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ کمیونسٹ حکمران مناسب اقتصادی اصلاحات متعارف کروانے میں مسلسل رکاوٹ بنے رہے ہیں۔ تاجکستان کی طرف سے روسی کرنسی کو ملکی کرنسی کی حیثیت سے متعارف کروانے کی کوششوں نے ۱۹۹۴ء کے پورے سال کے دوران ملک کو سنگین مالی بحران سے دوچار رکھا۔ کیونکہ روس تاجکستان کو روبل کی وافر مقدار فراہم کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ روبل کے ملکی کرنسی کی حیثیت سے اجراء نے اگرچہ افراط زر کی شرح میں کمی لانے میں مدد کی مگر مزدوروں اور پنشنروں کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے کئی کئی مہینوں تک انتظار کرنا پڑا۔ حکومت نے اس مسئلہ پر قابو پانے کے لیے ۱۹۹۵ء میں ملکی کرنسی (کوپیک) کے اجراء کا فیصلہ کیا۔ **قومی پیداوار:** ۸ء۵ بلین امریکی ڈالر (۱۹۹۴ء اندازاً)۔ **قومی پیداوار:** حقیقی شرح اضافہ، ۱۲ فیصد (۱۹۹۴ء اندازاً)۔ **فی کس پیداوار:** ۱۵ء۱،۴ امریکی ڈالر۔ **افراط زر کی شرح:** (معلومات دستیاب نہیں ہیں)۔ **بے روزگاری کی شرح:** ۱ء۵ فیصد، یہ تناسب صرف سرکاری طور پر درج رجسٹر بے روزگار افراد کا ہے۔ (ستمبر ۱۹۹۴ء)۔

بجٹ

آمدنی: معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ **اخراجات:** معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ **برآمدات:** ۳۲۰ ملین امریکی ڈالر کی اشیاء سابق سوویت ریاستوں سے باہر کے ممالک کو برآمد کی جاتی ہیں۔ **برآمدی اشیاء:** کپاس، ایلومینیم، پھل، پکانے کا تیل، کپڑا وغیرہ۔ **شراکت دار ممالک:** روس، قازقستان، ازبکستان اور دیگر ممالک۔ **درآمدات:** ۳۱۸ ملین امریکی ڈالر کی مالیت کی اشیاء سابق سوویت ریاستوں سے باہر کے ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں۔ **درآمدی اشیاء:** ایندھن، کیمیکلز، مشینری، گاڑیوں کے پرزے، کپڑا، اشیائے خورد و نوش وغیرہ۔ **بیرونی قرضہ:** معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ **صنعتی پیداوار:** شرح اضافہ: ۳۱ فیصد (۱۹۹۴ء)۔

بجلی

پیداواری گنجائش: ۳،۸۰۰،۰۰۰ کلوواٹ۔ **پیداوار:** ۱۷ بلین کلوواٹ فی گھنٹہ۔ **فی کس استعمال:** ۲،۸۰۰ کلوواٹ فی گھنٹہ۔ **صنعتیں:** ایلومینیم، جست، سیسہ، کیمیکلز اور کھادیں، سیمنٹ، خوردنی تیل، دھاتوں کو کاٹنے کے مشینی اوزار، ریفریجریٹرز اور فریزرز۔ **زراعت:** کپاس، اناج، پھل، انگور، سبزیاں، مویشی، بھیڑ بکریاں وغیرہ۔ **غیر قانونی منشیات:** حشیش اور پوست کی غیر قانونی کاشت کی جاتی ہے۔

اقتصادی امداد

وصول کنندہ: ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۴ء کے دوران میں روس اور ازبکستان تاجکستان کو اقتصادی امداد فراہم کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۹۳ء کے اختتام پر مغربی ممالک کی طرف سے تاجکستان کو ۷۰۰ ملین ڈالر کا قرضہ

اور امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ تاہم عملاً ۱۰۴ ملین ڈالر ادا کیے جا سکے۔ ایک روبل ۱۰۰ کوپیک کے برابر ہے۔ تاجکستان روس کی منظوری سے روبل کو ملکی کرنسی کی حیثیت سے استعمال کرتا رہا ہے۔ مالی سال: شمی سال۔

مواصلات

ریلوے لائن: ۴۸۰ کلومیٹر لمبی ریلوے لائینیں ہیں۔ ان میں صنعتی استعمال میں لائی جانے والی ریلوے لائینیں شامل نہیں ہیں۔ (۱۹۹۰ء)۔ شاہراہیں: کل لمبائی: ۲۹،۹۰۰ کلومیٹر۔ پختہ سڑکوں کی لمبائی: ۲۱،۴۰۰ کلومیٹر۔ کچی سڑکیں: ۸،۵۰۰ کلومیٹر۔ پائپ لائن: قدرتی گیس کی ۴۰۰ کلومیٹر لمبی پائپ لائن ہے (۱۹۹۲ء)۔ بندرگاہیں: کوئی نہیں کیونکہ تاجکستان خشکی میں گھرا ہوا ملک ہے۔ ہوائی اڈے: کل ۵۸۔ قابل استعمال: ۳۰۔ ٹیلی مواصلات: ٹیلی مواصلات کا نظام ناقص ہے اور مناسب دیکھ بھال سے محروم ہے۔ متعدّد قصبات میں ابھی تک ٹیلی فون کی سہولت دستیاب نہیں ہے۔ مجموعی طور پر ۳۰۳،۰۰۰ ٹیلی فون سرکٹ کام کر رہے ہیں (دسمبر ۱۹۹۱ء)۔ ایک ہزار افراد کے پاس ۵۵ ٹیلی فون سیٹ ہیں (۱۹۹۱ء)۔ "آزاد ممالک کی دولت مشترکہ" کی دیگر ریاستوں سے مائیکرو ویوز اور کیبل کے ذریعے رابطہ ہے۔ ماسکو کے ساتھ انٹر نیشنل گیٹ وے سوئچ کے ذریعے رابطہ ہے۔ دوشنبے کا انقرہ میں انٹر نیشنل گیٹ وے سوئچ کے ساتھ انٹلسات کے ذریعے رابطہ ہے۔ دو سٹیلائٹ ارتھ سٹیشن آربیٹا اور انٹلسات بھی بیرونی روابط کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ انٹلسات ارتھ سٹیشن ترکی سے ٹی وی نشریات وصول کرتا ہے۔

دفاعی افواج

شعبے: فوج تشکیل کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ نیشنل گارڈ اور امن دستے (اندرونی اور بیرونی سرحدی دستے)۔ افرادی قوت کی دستیابی: مرد (۱۵ سے ۴۹ سال کے درمیان): ۱،۴۱۰،۲۲۹۔ فوجی خدمات کے لیے موزوں: ۱،۱۵۳،۶۳۸۔ فوجی عمر (۱۸ سال) تک پہنچنے والے افراد کی سالانہ تعداد: ۵۷،۹۴۲ (۱۹۹۵ء اندازاً)۔ دفاعی اخراجات: معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

مصدر

Yuriy Kulchic, Andrey Fadin and Victor Sergeev, *Central Asia After the Empire*, 1996, Pluto Press, London.